یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

No 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

بس حدیث مصطفےٰ ... معظم و شتن
... ست و یکجہتی کا قول و کردار
... مصطفیٰ کی گفتار

مقام اشاعت
امرتسر پنجاب

اغراض و مقاصد
دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی تحریر ... بشرط پسند ... درج ہونگے

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے ...
روسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
... چھ ماہی ...
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہو

نمبر ۴۹	مورخہ ۱۲ - اکتوبر ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ ہجری	جلد ۳

خطبہ نبویہ بابت رمضان شریف

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان کے ایک خطبہ پڑھا جس میں رمضان شریف کے متعلق چند احکام اور روزہ کے فضائل تھے مناسب ہے کہ اہلحدیث کے ذریعہ سے یہ خطبہ نبویہ ناظرین تک پہونچایا جائے۔

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے اخیر روز ہمکو خطبہ سنایا جسمیں فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑا با برکت باعظمت مہینہ تمپر آنے کو ہے اُس میں ایک شب ایسی ہے جو عبادت کے لحاظ سے ہزار مہینے سے اچھی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس مہینے کے روزے تمپر فرض کئے ہیں اور رات کو قیام بغرض تراویح تمہارے لئے کار ثواب ہے جو کوئی اس مہینہ میں کوئی کار خیر بطور نفل کرے

ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیٔ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما نفطر بہ الصائم

وہ دوسرے مہینوں ... فرض ادا کرنیوالے کے برابر ہے۔ اور جو کوئی اُس میں کوئی فرض ادا کرے وہ دوسرے دنوں میں ستر فرض ادا کرنے والے کے برابر ہے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا عوض جنت ہے اور یہ مہینہ باہمی سلوک کا ہے اس مہینے میں مؤمن کا رزق[1] بڑھجاتا ہے جو کوئی کسی روزہ دار کو افطار کراوے (یعنی روزہ کہولنے کے وقت اُسکو کچھ کھلاوے) اُسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اُسکی گردن جہنم کی آگ سے رہا کیجائیگی

اور اُسکو بھی روزہ دار جتنا اجر ملیگا۔ بغیر اسکے کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی ہو ہم (صحابہ) نے عرض کیا کہ حضور ہم میں سے ہر ایک کو یہ وسعت نہیں کہ روزہ دار کو کھانا

[1] رزق سے مراد حصہ ہے قرآن شریف میں ہے وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ۔ یعنی اے مشرکو! تم اپنا حصہ تکذیب ہی کو بناتے ہو مطلب یہ ہے کہ مومن کے نیک اعمال کا حصہ بڑھجاتا ہے (منہ)

ahmadimuslim.de

کھانا کھلائے مسکین حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی یہ ثواب دیگا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ کا یا ایک کھجور یا پانی کا گھونٹ پلا دے۔ ہاں جو شخص روزہ دار کو سیر کر دے اللہ تعالیٰ اسکو میرے حوض سے ایسا پانی پلاویگا کہ میدان محشر سے فارغ ہوکر جبتک وہ جنت میں نہ جائیگا پیاسا نہوگا۔ (یہ بھی فرمایا) اس مہینے کے اوّل میں رحمت ہے درمیان میں بخشش ہے اور آخر میں روزہ داروں کو جہنم سے آزادی ہے جو کوئی اس مہینے میں اپنے ماتحت اور نوکر سے کام میں دبسبب اس کے روزے کی) تخفیف کرے اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیگا اور اس کی گردن کو آگ سے آزاد کر دیگا"

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لایظما حتی یدخل الجنۃ وھو شہر اولہ رحمۃ و اوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

(خطبہ ختم)

بعض لوگ روزہ صرف اسی کو سمجھتے ہیں کہ کھانے پینے سے منہ بند ہو باقی جو چاہیں کریں گالی گلوچ بکیں۔ غیبت کریں۔ فحش قسم کے گیت گائیں وغیرہ وغیرہ پس ایسے لوگوں کو اس حدیث سے مطلع رہنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (رواہ البخاری)

جو کوئی روزہ رکھکر جھوٹ بولنا اور بدعملی کرنا نہ چھوڑے خدا کو اس کی بھوک پیاس کی حاجت نہیں یعنی اُسکا روزہ قبول نہیں"

پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو محفوظ رکھیں اور محنت شاقہ کو ناحق ضائع نہ کریں۔

درود شریف پر اعتراض

ایک نابکار معترض اعتراض کرتا ہے کہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نبی کریم پر درود بھیجا جو کافی نہ ہوا پھر فرشتوں کو بھی حمایت کیلئے ساتھ لیا پھر بھی شاید کام نہ بنا پھر مومنوں کی بھی ضرورت پڑی۔ عجب نبی ہے کہ جسکو خدا اور فرشتوں کا درود کفایت نہیں کرتا اور بالآخر خدا کو مومنوں تک بھی حکم دینا پڑا کہ تم بھی درود پڑھا کرو پھر بھی معلوم نہیں کہ کافی ہوگا یا نہ۔ بینوا توجروا۔ (ایک سائل از مزنگ۔ لاہور)

الجواب

مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم اسلئے ہے کہ جو احسانات نبی کے اوپر ہیں انکا شکریہ ادا کریں یہ نہیں کہ خدا کا درود کافی نہ ہو۔ خدا تو خود فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنے خدا اکیلا ہی اپنے بندوں کو کافی ہے۔ کیسی جہالت یا عناد کا سوال ہے۔ بھلا درود پڑھنا بھی کوئی بوجھ تھا کہ خدا اکیلے سے نہ اٹھایا گیا اوروں کو ساتھ ملا لیا علاوہ اس کے سائل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ خدا کے درود کے معنے ہیں اور بندوں کے درود کے کیا معنے ہیں۔ خدا کے درود کے معنے ہیں کہ خدا اپنی عنایت خاص نبی پر رکھتا ہے اور بندوں کے درود کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ نبی پر مزید نظر عنایت ہو۔ پس جب کام ہی دو ہیں تو شرکت کیسے اور تکان کیسا؟ اصل میں یہ سب کچھ بے سمجھی اور عناد اور تعصب کے نتیجے ہیں۔

ایک سوال

مسئلہ وضوء میں قرآن پاک سے پیر پر مسح کرنا نکلتا ہے اور حدیث شریف میں اسکے خلاف پیر کا دھونا ثابت ہوتا ہے آپ نے اپنی تفسیر ثنائی میں اسکی مفصل بحث میں لکھا ہے اور آپکی کتاب آیات متشابہات میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو مسئلہ قرآن پاک کے خلاف حدیث میں ہو تو وہ حدیث سرور کائنات سے نہیں ہے۔ مہربانی کرکے اسکا جواب قرآن و حدیث سے خلاصہ طور سے بذریعہ اہلحدیث عنایت فرماویں۔

راقم محمد سعید الدین وکیل عدالت سیوان ضلع ساران خریدار اہلحدیث

الجواب

قرآن شریف سے تو وضوء میں پاؤں کا دھونا ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اَرْجُلَکُمْ لام کی نصب کے ساتھ ہے۔ جو فَاغْسِلُوْا کا مفعول ہے۔ اگر مسح ہوتا تو لام کی جر (زیر) ہوتی۔ پس حدیث میں بھی اسی کی تائید ہے۔ میں نے آیات متشابہات میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسئلہ قرآن کے خلاف حدیث میں ہو وہ حدیث آنحضرت کی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے رسالہ آیات متشابہات کو خود ملاحظہ نہیں فرمایا بلکہ سنی سنائی بات لکھ دی ہے پس پہلے اسے ملاحظہ فرمائے اسی میں جواب ملجائیگا۔

کیا ایسی شہادتیں قابل وقعت ہیں؟

اخبار بدر مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۳۶ء میں

لالہ چوہڑمل صاحب نے بصیغہ مراسلات ایک شہادت شایع کرائی ہے جسمیں انہوں نے مرزا قادیانی کو بڑے بڑے لمبے خطاب سے یاد کیا ہے اور پبلک کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ مرزا صاحب کی دعا میں وہ اثر ہے کہ انکے برابر کسی اور کی دعا میں اثر نہیں۔ اسواسطے مشکل کے وقت رجوع کریں۔ لیکن اب انکے ایک خاص دوست کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ لالہ صاحب ایک دلی بیماری میں مبتلا ہیں اور انہوں نے اپنی ضرورت کیواسطے پندرہ سولہ خط پیغمبر قادیانی کو لکھے اول تو قادیانی صاحب تحریر کرتے رہے کہ ہم دعا کرتے ہیں شاید مسیح صاحب کو خیال آیا ہوگا کہ انکی مراد ملکر یہ دلی بیماری دور ہو جاویگی لیکن افسوس کہ قادیانی پیغمبر کی ذرا بھی پیش نہ گئی اور لالہ صاحب ہمیشہ کے واسطے نامراد ہو گئے۔ آگے والی بھی امید نہ رہی جب کہیں سے سن لیا کہ اب وہ مراد کو نہیں پہونچ سکتا تو چوہڑمل کو سنا ہے کہ بذریعہ کارڈ پیغمبر صاحب نے اطلاع دیدی کہ ہم بیمار ہیں ہم سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ناظرین آپنے بخوبی معلوم کر لیا ہوگا کہ جب شہادت دہندہ ہی نامراد ہے تو اور لوگ رجوع کر کے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

اب میں لالہ چوہڑمل صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ ذرا ہوش کریں لوگوں پر یقین نہ باندہیں اور نہ ایسی غرضی شہادتوں سے خلق خدا کو مغالطہ میں ڈالیں۔ آپ اپنی مراد کیواسطے کسی بزرگ مثلاً مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر التماس کریں تاکہ وہ دیگر کاملین کو اپنے ساتھ شامل کر کے آپ کے حق میں دعا فرماویں اور خداوند کریم آپ کی مشکل حل فرماویں ورنہ آپ ساری عمر بھی اگر قادیانی کے در پر گریہ زاری کریں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ ضرور میرے کہنے پر عمل کرینگے۔

راقم ایک مسلمان

اڈیٹر:۔ کرشن جی کے یہ کرتب کچھ نرالے نہیں بلکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہیں۔

ایک مسلمان اہلحدیث

(از سعدی لودہانوی)

ما اہل حدیث نبو فہیم خدا را
ای خواجہ بہو خوان بہمیں لفظ تو ما را

این نام میز کند از اہل قیاسات
دیں آمدہ قرآن و احادیث نہ آرا

مسلم شدہ ایمہ از دل از اہل تمیم
بر ما لقب غیر از این ہیچ میار را

اس نام سے ابتدا ہی چوتھی کا بنا لو
دنیا نہ طلب کر کہ سراسر ہے خسارا

آن را کہ خدا گفت بگو فاتبعونی
شد پیرویش فرض محبان خدا را

جو نکتہ تفقہ ز احادیث پیمبر
باید بہ چنین فقہ تعامل علما را

در پیروی اقوال من قاس نیفتند
بر راہ روے اقدام نباید فقہا را

تولے کر حدیث نبوی اخذ ان نیست
مقبول بخاطر نبود اہل نہیٰ را

آیت جو مفسر بحدیث نبوی شد
غیرش نکند غیرت اسلام گوارا

قرآن کہ فرستاد خدا بہر ہدایت
پیغامبرش آمدہ تبلیغ مدارا

از گوش شنیدن ۔ ز مدینہ شنیدن
ہرگز نسزد مدعی صدق و صفا را

منع آمدہ تقلید باقوال ائمہ
خوش آمدہ اقوال ائمہ سفہا را

در آیت ادعوا ربکم ہے جو قسمت خفیہ[ل]
تا مینک بالتردد عونات جہارا

لایا نہ حدیث ایک آمین خفا پہ
کی جب نے بالی بہت انجام کو ہارا

صد عذر پہ تسلیم حدیث نبویت
جا بر سر حشمت سخن بے سرو پارا

اذا دعی سے ہی رفع میں وہ بحث نہ ہو
افسوس فقاہت کو ہے کس گھاٹ اتارا

کہتے مجتہد یا شرط فقاہت پہ فقاہت[ٹ]
لے ڈوبتا جیسے کوئی تنکے کا سہارا

آراء و قیاسات جو مردار حلال است
چوں ہجر ز محبوب بود اہل وفا را

مردار ہی جب ٹھیرا تو بکری ہو کہ گا
تخصیص ہی بیہودہ جو کرنا ہو گوارا

تقلید میں تکرار ہو کہ دیکھیں دلائل
صد شکر کہ مذہب ہو تحقیق تمہارا

قرآن و احادیث سے تحقیق مسائل
بس اڑ گئی تقلید جو مطلب تھا ہمارا

اب مختلف آپس میں مسائل ہیں اگر کچھ
تنقید سے ہو جائیگا یہ فیصلہ سارا

ہم خوش ہیں کہ تحقیق پہ بالکل ہو ختم
تقلید سے گویا ہیں لگے کرنے کنارا

سنتے تھے کبھی ہم با حادیثیہ کا نام
قولوا زا امام آرہ یہ ہوتا تھا اشارا

ل اُدعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ سے احناف نے آمین خفیہ کا حکم نکالا ہے لیکن سورہ فاتحہ اور ادعیہ کو اونچے پڑھنا ہی ضروری سمجھتے ہیں کیسی بے انصافی کی تقسیم ہے۔

ٹ عدم رفع الیدین کے لئے احناف نے ایک حدیث امام ابوحنیفہ سے روایت کی اور اسکے مقابلے میں امام اوزاعی نے ایک حدیث ثبوت رفع کی بیان کی پھر باوجودیکہ رفع کی حدیث کے راوی بڑے ثقہ اور معتبر اور فقیہ بھی ہیں عدم کی حدیث کو انکے راوی کی فقہ قرار دیکر قابل عمل گردان لیا اور رفع والی کو عمل سے ساقط کر دیا گیا فقہ کی گت بنائی ہے یعنی فقہ کو رد احادیث صحیحہ کا آلہ بنایا ہے راویان حدیث میں اگر کوئی عیب نکلا تو انکو غیر فقیہ کہہ دیا اور وہ بھی محض جھوٹ۔ خدا انکو ہدایت کرے۔ (سعدی)

بیشک دم تحقیق اگر نیک ہو نیت — تب دیکھنا اک روز کہ تقلید کو مارا
کفری بر رسول ست نیا موختن از وی — آموختن از ہند فقہ گشت ای نفا
کافر بر رسول آمد وقت آن منکر — سخق دلش بیشتر از قسوۂ خارا
دجال نے کی اپنی عقیدت میں جو خدمت — قرآن خدا بھی ویسا ہی پکارا
ایمان بکتاب نعتش ہمہ قرآن — منکر ز اما مان لشاپور و بخارا
پر فتنہ و شر گشت خدا یا ہمہ عالم — آسان بنما بر دل ما صبر و تقی را
یا رب عملی نیک نشد در خورت از من — پیش تو چہ آرم عمل جرم و خطا را
باشی تو مرا قبلۂ حاجات دو عالم — دعوای علی با بلد لیل و نہار
ذات تو غنی از ہمہ محتاج تو جملہ — مرجع تو ئی ای شاہ شہان شاہ و گدا را
در جود و عطایت شدہ تا ہ و بیگاہ — گر با ز نداری ز من این جرم و خطا را
تو بخشنا چاہے تو شفاعت بھی ہو ورنہ — دم مارنے کا آگے ترے کس کو ہے یارا
سعدی بدرت بہر دعا دست بر آورد — از فضل تو گذار تہی دست دعا را
رحمت ز تو بر روح نبی و ہمہ آلش — خواہیم دوا گر تو ئی منعم دارا

نصیحت نامہ

اے مسلمانو! خدا کے واسطے — سید و شمس الضحےٰ کے واسطے
کفر و شرک و بدعتوں کو چھوڑ دو — مالک ارض و سما کے واسطے
پانچ وقتوں کی نمازیں تم پڑھو — خاص مولا کی رضا کے واسطے
ماہ رمضان کے رکھو روزے سدا — خالق صبح و مسا کے واسطے
ہو تمہیں گر مال تو دو تم زکوٰۃ — مالک روز جزا کے واسطے
ہو سکو تو حج بھی کر آئیو — دیں پرست کیجیو خدا کیواسطے
ہو سچھ کالو اور چھوڑو داڑھیاں — سنت خیر الورا کیواسطے
باہمی جھگڑے کو اب تم چھوڑ دو — مصطفےٰ صل علیٰ کے واسطے
عشق بازی و زنا کاری سے تم — باز آؤ مجتبےٰ کیواسطے

ماہ چکڑالوی کہتا ہے کہ مسواک جیسے امور کے لئے خدا کو کیا ضرورت ہے کہ پیغمبر کی زبانی حکم بھیجا یہ تو ہندو سکھ سب کرتے ہیں یعنی ہم ایسے سیکھ سکتے ہیں پیغمبر سے سیکھنا کیا ضرور ہے۔
ماہ فبای حدیث بعدہ یؤمنون کا فرمارسول کہتا ہے کہ یہاں حدیث سے پیغمبر کی حدیث ہی مراد ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ قرآن سارا ہی پیغمبر کی زبان مبارک سے سنا گیا ہے۔ (منہ)

حیلہ سازی مکر بازی چھوڑ دو — حضرت بدر الدجیٰ کے واسطے
عیب جینی سود خواری مت کرو — شافع روز جزا کے واسطے
عورتوں کو دین کی تعلیم دو — حضرت خیر النسا کے واسطے
کہہ یہ ملانوں سے آخر کو شفیع — مان لو کہنا خدا کے واسطے

(محمد شفیع گیلانوی)

زمین اور پہاڑوں کی حرکت

تتمہ اہلحدیث یکم شعبان ۲۱ ستمبر جلد ۳

ہر امر کے لئے ایک موقعہ و محل ہوتا ہے ایک موقع پر بنانا کاریگری

دوسری موقع پر فنا کرنا قرار دیا جاتا ہے جس کام کے لئے جو شئے مقرر کی جاتی ہے۔ جب وہ کام اس سے زور شور کے ساتھ معمول ہو نا ئید پایا جاتا ہے خواہ وہ کام کسی شئے کا بنانا ہو یا فنا کرنا تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شئے کو بڑی کاریگری سے بنایا ہے جیسا کہ تلوار اور چھری کی کیفیت ہے کیونکہ تلوار دوسری شئے کو فنا کرنے اور کاٹنے کے لئے بنائی جاتی ہے جب اس میں سرعت و تیزی کے ساتھ قطع برید پائی جاویگی۔ تو کہا جاویگا کہ اسمیں بڑی صنعت کیگئی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ زمین و جبال کے لئے حرکت کا ہونا قرآن سے ثابت ہے یا نہیں اور شریعت مقدسہ اس سے انکار کرتی ہے یا اقرار۔ سو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مجید نے نہ کہیں صاف طور پر حرکت زمین کا اقرار فرمایا نہ انکار کیا اور بعض آیات منقولہ بالا سے جو حرکت کی نفی پائی جاتی ہے تو مراد اس سے یہ ہے کہ زمین میں حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ اور اس طرح نہیں پائی جاتی کہ مخلوقات کو چلنے پھرنے اور کاروبار کرنے میں اسکا اثر معلوم ہو یعنی متحرک ہونے کی نفی پائی جاتی ہے خود متحرک ہونے کی نفی نہیں معلوم ہوتی۔ واللہ اعلم

آیت کریمہ الم نجعل الارض مہادا میں جو بعض مفسرین نے مہاد کو گہوارہ کے معنے میں قرار دیا ہے سو اس سے بھی صاف طور پر حرکت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ گہوارہ کو بطور تشبیہ کے بیان کیا گیا ہے۔ اور زمین کو اسکی مثل قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح بچہ کو گہوارہ میں راحت و آسائش ہوتی ہے اسی طرح زمین پر تمام مخلوقات کو ہوتی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضرور نہیں کہ مشبہ و مشبہ بہ تمام امور میں برابر ہوں علاوہ برآں گہوارہ میں حرکت پائے جانے سے بچوں کو راحت ہوتی ہے۔ اگر زمین میں اسی طرح حرکت پائی جاوے تو راحت نہیں ہو سکتی و نیز آیت مذکورہ میں لفظ مہاد گہوارہ کے لئے متعین نہیں بلکہ دوسرے معنے کا بھی احتمال ہے اذا

ahmadimuslim.de

جلسہ مظفر نگر

اس جلسہ کی مختصر کیفیت گزشتہ پرچہ میں دی گئی ہے۔ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب ... جناب قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی۔ جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب ... طوطی ہند مولوی اسرار الحق صاحب دہلوی۔ مولوی ابوالکلام آزاد صاحب دہلوی۔ مولوی فیض الحسن صاحب سکرٹری انجمن ... کھتولی ضلع میرٹھ۔ جناب ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ نے تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جلسہ بہت بڑی رونق سے ختم ہوا۔ سال ہائے گزشتہ سے دگنی رونق تھی۔

ایک فتنہ انگیز آریہ نے چند ایک رسائل مطبوعہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بھیج کر بذریعہ ایک خط کے درخواست کی کہ ان رسالوں میں جو جو اعتراضات اسلام پر کئے گئے ہیں ان کے جوابات آپ پبلک جلسہ میں دیجئے۔ چونکہ جلسہ کا شروع دو سال سے امن و آشتی پر چلتا رہا ہے کہ ہر ایک قوم و ملت کے لوگ برابر شریک جلسہ ہو کر اسلامی تعلیم سنتے رہے۔ دیکھئے مولوی صاحب نے اثنائے تقریر میں ظاہر کیا کہ ہم نے تو ... صلح کل پالیسی ... کا مجموعہ دیدیا ہے گو فتنہ انگیز طبیعتوں کو چین نہیں۔ لیکن ان مفسدہ پردازوں کی خاطر ہم اپنی روش بدلنا نہیں چاہتے اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر ان صاحب کو جوابات لینے ہیں تو ... الگ ڈیرہ پر میں اور جوابات دیں۔ جناب مولوی صاحب ممدوح کے اس جواب کو سب لوگوں نے پسند کیا۔ سکرٹری صاحب آریہ سماج ... نے بھی لکھا کہ یہ شخص ہماری سماج کا ممبر نہیں اسلئے ہم اس کے افعال کے ذمہ وار نہیں۔

سال گزشتہ کی طرح امسال بھی منشی ... صاحب مختار نے تقریر کی جس میں اذان کے کلمات کی تشریح و تحسین فرمائی۔ منشی صاحب کی تقریر درحقیقت مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا ضمیمہ ہوتی ہے۔

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں جو خاتمہ کے نام سے موسوم تھی ایک بہت بڑا کام کیا۔ مجمع بھی اس وقت زن و مرد کا اتنا تھا کہ شمار سے باہر۔ تمام میدان ... بھرپور رہتا تھا۔ مولوی صاحب ممدوح نے اخلاق کی تقریر کے ضمن میں جھوٹ کی برائی بیان کرتے ہوئے ایسا کچھ سحر کیا کہ سب لوگوں سے بلند آواز میں پختہ اقرار کرایا کہ **ہم کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے** مکرر سہ کرر حلفیہ عہد لئے جو سب مردوں اور عورتوں نے کئے۔ مولوی صاحب کو جھوٹ سے کچھ ایسی نفرت ہے کہ عموماً آپ اپنی تقریروں میں اس قسم کے عہد مسلمانوں سے لیا کرتے ہیں۔ دہلی میں لیا۔ گجھرہ میں لیا۔ کھگول ضلع پٹنہ میں لیا۔ لودہانہ میں لیا۔ اور اور جگہ بھی ایسا کیا۔ مولوی صاحب ممدوح کا خیال راسخ ہے کہ مسلمانوں میں جتنی خرابیاں ہیں عموماً جھوٹ چھوڑنے سے چھوٹ سکتی ہیں اور جھوٹ کے چھڑانے پر کوئی بڑی لمبی چوڑی تقریروں کی حاجت نہیں۔ بہرحال کچھ ہی ہو جھوٹ سے نفرت دلانے کے لئے مولوی صاحب نے سہل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

جلسہ میں حکیم مظفر حسین صاحب ساکن مظفر نگر نے ایک جہاز کا نقشہ پیش کیا اور ایک نظم بڑی موثر **قومی جہاز** کے نام پڑھی جو درج ذیل ہے۔

رسول ہاشمی نے دل اس کی ناخدائی کی ۔۔۔ ابوبکر و عمر عثمان علی نے رہنمائی کی
دیا سر سید الشہدا نے کیسی جاں فدائی کی ۔۔۔ ہزار افسوس اس کو سا تجھے بیوفائی کی
بزرگان سلف نے جس پہ یوں جانیں گنوائی ہوں
ہزاروں آفتیں اس پر جنہوں کے ہاتھوں آئی ہوں

جہاز اسلام یوں ڈوبے بنا میں زنگ لیاں ہم ۔۔۔ تباہی ہو گئی بیڑے کی پر نہ ہو افسوس ہمکو غم
کبھی اس درد سے ہوتی نہیں ہے چشم کیوں پرنم ۔۔۔ جہاز اسلام کا ہو سرنگوں اڑتا ہوا پرچم
بھنور میں پھنس گیا بیڑہ مسافر سارے سوتے ہیں
جگاتا کوئی نہیں غفلت میں یوں بیڑا ڈبوتے ہیں

رسول اللہ کی روح مقدس تلملاتی ہے ۔۔۔ کہ کشتی امت خیرالامم یوں ڈوبی جاتی ہے
کرو ہمت مسلمانوں اگر کچھ شرم آتی ہے ۔۔۔ کہ ہمت کرنیوالوں کا خداوند بھی ساتھی ہے
کمر ہمت کی باندھ کر جست سب آپس میں مل جاؤ
نکالو اس کو ہاتھوں ہاتھ نعرہ کر کے مل جاؤ

یہ دیکھو تو جہاز امت احمد کا خاکا ہے ۔۔۔ نہیں ہے ناخدا کوئی قضا نے اسکو تاکا ہے
جہالت کے تلاطم نے لیا اب اس کو آ ساکا ہے ۔۔۔ بھنور میں پھنس گیا ہے سامنا موج بلا کا ہے
جہاز امت خیر الامم یوں ڈوب جائے گا
ہمارا آپ کا جینا کہو کس کام آئے گا

یہ میراث نبی ہے اس کو یوں برباد کرتے ہیں ۔۔۔ بزرگان سلف کی روحوں کو ناشاد کرتے ہیں
خدا شاہد خدا شاہد ہے یہ بیداد کرتے ہیں ۔۔۔ یہ کیسی سرکشی معبود سے عباد کرتے ہیں
پٹے خود خوبیوں ... اور اس کو ہاتھ اٹھایا ہے
کروڑوں وارثوں نے اس کو لاوارث بنایا ہے

نکالو ڈوبے ہیں اور ماں کی ... نظر آئے ۔۔۔ چڑھاؤ بادبان تعلیم کا بیڑا ابھر آئے
ہماری بھی شب فرقت ختم ہو اور سحر آئے ۔۔۔ شجر اسلام کا پھولے پھلے اب برگ و بر آئے

ahmadimuslim.de

بلا تعلیم بھی اور یہ دنیا میں ٹھکانا ہے
وہ کہاں علم میں ماہر اگر کچھ کر دکھانا ہے

جو اتنا سوچئے کہ قوم گر تیار اپنی ہو — کہ مذہب بھی سبب قائم ہو دنیا خوار اپنی ہو
ہر ایک تدبیر اور کوشش مددگار اپنی ہو — ترقی میں مثالی ریل پھر رفتار اپنی ہو
تو صنعت پر بھی ہو قبضہ تجارت بھی ہماری ہو
یہاں عزت رہے قائم وہاں جنت ہماری ہو

صبح اٹھ کر کلام اللہ کی … تلاوت ہو — تلاوت ہو مگر ایسی کہ ہر آیت میں لذت ہو
عبادت گر … عبادت ہو — حضور قلب ہو اور ساتھ ہی یاد اوت ہو
بلا … لذت ہو … سکتی
… عبادت ہو نہیں سکتی

نہ ناخواندہ رہے کوئی کہیں لڑکا مسلماں کا — پڑھا ہو علم دینداری ہو پتلا نور و ایماں کا
سکھاؤ صنعت و حرفت کہ یہ ہی کام انساں کا — بچے افلاس کی ذلت سے حیلہ ہو نہ شیطاں کا
کماؤ دولت دارین ہے یہ آرزو اپنی
گذارو زندگی سکھ چین سے ہے یہ آرزو اپنی

کبھی تو ہم بھی یکتا تھے زمانے میں مروت میں — شجاعت اور دلیری میں سخاوت اور ہمت میں
نہ ہمسر تھا کوئی اپنا سیاست میں تجارت میں — مگر ہم کیل پڑا افسوس اب بغض و عداوت میں
جدائی بھائی بھائی میں ہے جھگڑا باپ بیٹوں میں
بچا کوئی نہیں اس سے سبھی ہیں اس لپیٹوں میں

تمہیں کیا باپ دادا گر تجارت میں تھے لاثانی — ہوا کیا گر بزرگوں نے تمہارے کی تھی سلطانی
کیا تم نے بھی کچھ حاصل بتاؤ جز پریشانی — چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
کہ ہمت اگر بندھ … سنبھل جاؤ تو ہم جانیں
یہ بیڑا ڈوبا جاتا ہے نکالو تو ہم جانیں

سنو ہے مادہ اسلام کا پھر کیوں عداوت ہو — عزیزوں سے ہو نفرت اور غیروں پر عنایت ہو
خدا اور … رسول … بغاوت ہو — حماقت ہے سراسر یہ سراسر یہ حماقت ہے
… بیٹھے
ہوئے ہم خود … کا نام کھو بیٹھے

اسی نا اتفاقی نے ہی بیڑا ڈبویا ہے — اسی نا اتفاقی نے ہی سب کچھ ہم سے کھویا ہے
اسی نا اتفاقی سے بار اجنبیت ہو رہا ہے — ہمیشہ اسکے آگے نصرت و اقبال رویا ہے
بگاڑے خانماں صدہا قبیلے … میں

اسی نا اتفاقی سے ہیں … بیڑے ڈوبے ہیں
جو نا اتفاقی ہے اگر دنیا میں ہے رہنا — بہت سا کہہ چکے باقی نہیں ہے اور کچھ کہنا
زمانہ گزرا … مفلوت … — کہا تھا کچھ نہیں ہم نے کسی نے پھر یہ مت کہنا
جو نفسی … کا عالم بغداد المحشر میں قاضی ہو
بتا دو کیا کریں گے ہم جو پیغمبر نہ راضی ہو

اخیر جلسہ میں مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے بایماء انجمن اسلامیہ مظفر نگر ترغیلیہ نہ حجاج موقوف کرنے پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور سب جلسہ سے کرایا۔ اور … بہادر کی خدمت میں تار بھیجنا پاس ہوا۔

(راقم ایک حاضر الوقت مسلمان)

اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت

اڈیٹر الحکم قادیان نے تمام اڈیٹران کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں توجہ دلائی ہے کہ اڈیٹر وطن عیسائیوں کی تصنیفات بیچتا ہے جو اسلام کے حق میں زہریلا اثر رکھتی ہیں۔ ہم نے وہ فہرست تو وطن کی نہیں دیکھی لیکن اس رائے میں ہم الحکم سے متفق ہیں کہ اسلام کی مخالف کتابیں بیچنا ایک مذہبی اور قومی جرم ہے۔ خدا فرماتا ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ اڈیٹر الحکم کو تو اب اس طرف خیال ہوا ہم تو اسی وقت سے متنبہ ہیں جب سے وطن نے قادیانی رسالہ ریویو کی اشاعت تو اس خیال سے بند کردی کہ اس میں قادیانی مشن کی تائید ہوتی ہے لیکن باایں ہمہ پھر اسی کا اشتہار وطن میں چھپتا رہا۔ کیوں؟ اس کا جواب دینا معزز اڈیٹر وطن کا کام ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی حدیث دانی

سخن دانی عالم بالا معلوم شد

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مجدد ہوں۔ مہدی ہوں۔ کرشن گوپال ہوں۔ مسیح زمان ہوں۔ کل انبیاء کا خلاصہ ہوں۔ خدا کا بیٹا ہوں۔ وغیرہ ہوں وغیرہ ہوں۔ اس لئے جو معنی قرآن وحدیث کے میں کروں وہی صحیح ہونگے۔ کیونکہ میں عالم بالا سے سیکھا ہوا ہوں میرا معلم خود خداوند تعالیٰ ہے۔ غرض آپ کے دعووں کا خلاصہ یہ ہے

چونکہ ہستم کہ حسب بشارات آمدم ✠ عیسیٰ کجا ست تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ)

یہ بھی فرمایا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✠ اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلا)

یہ بھی دُر افشانی کرتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ✠ منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد (تریاق القلوب)

کہ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جناب کو قرآن و حدیث سے مطلب ہے یا کسی اور کو سوا کچھ بھی مناسبت جیسا میں ان کو ہم ... ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے ... مشتاق ہیں آں کی حدیث دانی میں پرانی نظیر تو یہی روایت ہے جو موضوع اور غلط ہونے کے علاوہ محمد بن علی راوی کا قول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

یعنی محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں وہ یہ ہیں کہ پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کو"

اس روایت کا یہ ترجمہ بالکل لفظی ہے اگر کسی کو اس ترجمہ میں شک ہو تو کسی ہندو یا انگریزی دان سے اس کی تصدیق کر لے۔ خیر اس ترجمہ کو ذہن نشین کر کے بتلاویں کہ ایسا واقع کبھی ہوا کہ رمضان میں قمر کو پہلی رات میں گرہن ہوا ہو اور سورج کو النصف یعنی پندرھویں یعنی چودہ یا پندرہ تاریخوں میں۔ آج سے سو سال پہلے کی جنتریاں اٹھانے کی کوئی حاجت نہیں صرف مرزا صاحب کی زندگی بلکہ دعویٰ مہدویت ہی سے جبکہ چھبیس چھبیس برس ہو گزرے ہیں دیکھو کبھی ایسا واقع ہوا ہے ہرگز نہیں مگر شاباش ہے مرزا جی کا اسرار و جگر روایت مذکورہ کے الفاظ عبارات آن کی کنہ سب کے سامنے ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہ اسی روایت کو پیش کئے جاتے ہیں اور معقولیت کے کان ایسے بہرے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ کہیں کسی گزشتہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوا بس دم قادیان نے شور برپا کر دیا کہ پیشگوئی کا ... ہو گئی۔ زمین و آسمان نے شہادت دے دی حالانکہ رمضان میں اگر دونو گرہن ہوئے تھے تو اس طرح نہیں ہوئے تھے جس طرح روایت مذکورہ میں آیا ہے۔ بلکہ یوں ہوئے تھے کہ چاند حسب دستور قدیم تیرہویں تاریخ کو اور سورج اٹھائیسویں تاریخ کو۔ مگر یہ عیاں ہے دیا آسرا۔ مرزا صاحب نے مرزائیوں کی نادانوں کو ایسا فریفتہ کر دیا کہ بے سمجھے سوچے اس روایت کو پیش کر دیا۔ قہر ہوا اور وہ ہم آنکھ اُستاد دوراں گفت جاں سنگینم ☆

خیر اس دیرینہ قصہ کو تو ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں نہ اسکا پیش کرنا ہمارا اصل عنوان میں اصل مقصود ہے بلکہ ہم ایک نئی نظیر آپ کی حدیث دانی کی پیش کرتے ہیں جس پر بہت سے احکام مرتب ہیں اور جو بقول مرزا صاحب اُن میں اور ہم میں حد فاصل ہے آنجناب سے کسی شخص نے سوال کیا ہے جس کا جواب بذریعہ خط کے آپ نے دیا جو بذریعہ الحکم ۲۴ - اگست کے شائع ہوا ہے جو یہ ہے

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہٗ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا میں نے اس کو سنا ہے مجھ کو تعجب ہوا کہ کیونکر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں کہ تکفیر کے معاملہ میں اول بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص اور اسکی جماعت کافر ہیں اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہئے۔ پھر بعد اس کے دو سو مہر تکفیر کی اس فتویٰ پر جولاہوں کی لگائی گئیں یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہم تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھیرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اسکا فتویٰ پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا ہم نے کوئی کافر ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گزرتا ہو کہ اس گروہ کو کافر کہا جاتا ہے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اقرار اشتہار شائع کر دے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں سمجھتا بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے ان کو کافر ٹھیرایا اسی بات کا بار ان کو مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصول اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے پس جبکہ پنجاب و ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھیرایا اور دستخط کئے ہیں تو ...

کہا گیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں چارہ کیا گناہ ہے ان کو اپنی چھوڑ دیکھیے کیا جا وے خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔ اور اگر ہم نے اس فتویٰ کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا تو وہ کافر پیش کرنا چاہیے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوی کے مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس خبر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کیلئے مجبور ہیں۔ والسلام نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب خاکسار میرزا غلام احمد

خط مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو اسلئے کافر کہتے اور جانتے ہیں کہ ان کے مخالفوں نے ان کو کافر کہا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے گو حدیث کا ذکر نہیں کیا مگر در اصل یہ معنی اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہے

لایرمی رجل رجلا بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک یعنی جو آدمی کسی آدمی کو کفر کی طرف نسبت کرے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے تو وہ کلمہ کفر کہنے والے پر آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو محض عناد سے کافر کہے تو اس کا یہ حکم ہے نہ اس شخص کا یہ حکم ہے جو کسی دلیل شرعی سے کسی کی تکفیر کرے خواہ واقع میں وہ دلیل شرعی غلط ہو بلکہ عند اللہ وہ شخص نہ صرف مومن بلکہ کامل مومن ہو تو بھی ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر نہ ہوگا۔

ہم نے اس حدیث کے معنی میں یہ قید لگائی ہے کہ عناد اور محض حسد سے کسی کو کافر کہنے والے کے حق میں یہ حکم ہے اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے پس سنیے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری جہاد کی خبر مشرکین مکہ کو کرنی چاہی تھی ایک عورت کے ذریعہ سے خط بھیج بھی دیا ہوا تھا بالہام الہی آنحضرت نے پکڑوا لیا۔ مجلس میں وہ خط پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ دعنی اضرب عنق ہذا المنافق فانہ خان اللہ و رسولہ۔ یا حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق (حاطب) کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کی خیانت کی ہے کہ ایک راز نبوی کو جسے حضور چھپاتے تھے مشرکین کو پہنچانا چاہا۔ حضور نے فرمایا اے حاطب کا عذر بھی سن لو۔ حاطب نے عرض کیا [illegible]

چھوٹی سی بات ہے میرا ایمان ہے کہ خدا نے جو آپ سے فتح کا وعدہ کیا ہے ضرور سچا ہوگا۔ میری خبر رسانی

فانہ بدری قد اطلع اللہ علیہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی اے عمر اسے کچھ نہ کہہ یہ بدری جنگ میں شریک تھا خدا نے اہل بدر کو بخشا ہوا ہے۔ اب اس شہادت نبوی سے صاف ثابت ہے کہ حاطب بن بلتعہ نہ صرف معمولی مسلمان ہیں بلکہ مغفور لہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت عمر ان پر فتوے کفر لگا چکے ہیں۔ کیونکہ زمانہ نبوت میں منافق کا فر ہی ہوا کرتے تھے جن کی بابت نص قطعی ہے وما ہم بمؤمنین یعنی منافق ایماندار نہیں ہے تو کیا اس فتوی سے حضرت عمر خود کافر ہوگئے۔ جناب کرشن قادیانی کے فتوے کے مطابق تو حضرت عمر کو تجدید اسلام کرنی چاہیے تھی۔ حالانکہ نہ حضور نبوی نے حاطب کو کافر کہا نہ حضرت عمر کو۔ تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیوں حضرت عمر ایک مومن متقی۔ صحابی مغفور لہ کو کافر کہنے سے کافر نہ ہوئے۔ جواب یہ ہے کہ حضرت عمر اس فتوی کی وجہ شرعی خود بتلاتے ہیں کہ فانہ خان اللہ و رسولہ یعنی یہ شخص اللہ اور رسول کا خائن ہے گو یہ وجہ حضرت عمر کی حضور نبوی میں منظور نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ کسی شخص پر دلیل شرعی کی آڑ میں محض نیک نیتی سے فتوے کفر لگانیوالا خود کافر نہیں ہوتا۔ جب تک محض حسد اور عناد قلبی سے نہ کہے۔

دوسری مثال لیجئے۔ بے نماز کے کفر میں علماء اسلام کا اختلاف ہے۔ جماعت کثیرہ صحابہ و تابعین۔ بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین بے نماز کو کافر کہتے ہیں۔ ادہر ایک جماعت علماء کی ایسی بھی ہے جو اس کو کافر نہیں جانتی بلکہ مومن سمجھتی ہے لیکن باوجود اس کے جو علماء کافر نہیں کہتے وہ کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے ورنہ لازم آئیگا کہ امام شافعی جناب شیخ عبد القادر جیلانی جیسے بزرگ بھی جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں نہ کہنے والوں کے نزدیک کافر ہوں کیونکہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو پچھلے گروہ کے نزدیک مسلمان ہے۔ حالانکہ پچھلے گروہ کے نزدیک جیسا بے نماز کافر نہیں اس کو کافر کہنے والا بھی کافر نہیں۔ لیکن اس نے عہد کی حدیث دانی پر جانک کے لازم آیا ہے کہ یہ بزرگوار کافر ہوں (نعوذ باللہ)

پس نتیجہ نکلا کہ جن لوگوں نے کرشن جی پر کفر کا فتوی دیا ہے چونکہ وہ دلیل شرعی کی آڑ میں دیا ہے اگر وہ دلیل شرعی کرشن جی اور ان کے چیلوں کی نظر میں ضعیف ہو یا سرے سے بے اصل ہو (حالانکہ ہرگز ایسا نہیں تاہم) وہ کافر نہیں ہو سکتے

کیا کرشن جی یا ان کا کوئی چیلہ ہماری اس تقریر کا معقول جواب نقلاً یا عقلاً دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں

اس احسان کے عوض میری اولاد کو زندہ رہنا میں سکے۔ یہ سنکر حضور نبوی نے فرمایا۔ دعہ

مرزا نیو! سچ ہو۔ مہدی اور مسیح بننے کیلئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے

بچے تو وہ سے یہ مان لیا ہم نے کہ جیسے ہو ویسا ہو جب جانیں کہ دیدو دل عاشق کی دوا ہو

فتاوے

س نمبر ۳۶۳ - حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ جنازہ کا نماز میں تین صف ہونا چاہیئے آیا یہ مع امام یا بغیر امام تین صف جواب مرحمت ہو۔

اگر کوئی شخص تین صف سے زیادہ کر کے نماز پڑھائے تو وہ خلاف سنت کیا یا نہیں مثلاً جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ کسی شخص کا جنازہ آگیا اب مسجد میں تین صف سے زیادہ آدمی ہیں اگر تین صف کیا جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اس وقت حضور امام صاحب تین صف کا کچھ خیال نہ کر کے نماز پڑھاتے ہیں اس صورت میں وہ گنہگار ہوگا یا خلاف سنت پر محمول کیا جائیگا۔

س نمبر ۳۶۴ - زید نے عمر کو ایک بیگہ زمین اس شرط پر دیا کہ میں ہر سال تم سے اس ایک بیگہ زمین سے چار من غلہ گندم لونگا۔ عمر راضی ہو کر اس زمین کو لیا۔ اب اس گاؤں کا ایک عالم نے زید کو منع کرتا ہے کہ اس شرط پر دینا شریعت محمدی میں جائز نہیں۔ زید جواب دیتا ہے کہ مولوی صاحب جو لوگ کہ خزانہ مقرر کر کے زمین لیتا ہے مثلاً میں نے ایک بیگہ زمین ایک شخص کو دو روپیہ خزانہ مقرر کر کے دیا۔ تو یہ بھی ناجائز ہوگا کیونکہ یہ بھی مقرر ہوا اور وہ بھی مقرر ہے ہر کیف عالم صاحب نے بہت کچھ زید کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانتے ہیں۔ اب کون صورت جائز اور کون ناجائز قرآن و حدیث سے جواب عنایت ہو۔

س نمبر ۳۶۵ - موسیٰ نے خالد کو ایک گائے اور ایک بکری پالنے کو اس شرط پر دیا کہ گائے کا جو پہلا بچہ پیدا ہوگا وہ تمہارا ہے مگر اس کی دودھ نصف تمہارا اور نصف ہمارا یعنی اگر گائے کا دو سیر دودھ ہوگا تو ایک سیر تمہارا اور ایک سیر ہمارا مگر گائے تم کو پالنی ہوگا۔ جب دوسرا بچہ پیدا ہوگا تو اس بچہ کا نصف تمہارا اور نصف ہمارا۔ اور جو بکری دیتا ہوں اس بکری کو تم اچھا طور سے پالو۔ جب یہ بچہ دیگی تو بچہ کا آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا یعنی اگر دو بچہ ہو تو ایک تمہارا اور ایک ہمارا اگر ایک ہو تو بھی نصف تمہارا نصف ہمارا۔ دودھ بچہ کہا جائیگا۔ آیا یہ صورت پر گائے بکری پالنے کو دینا جائز ہے یا حرام ہے۔

س نمبر ۳۶۶ - نام کا اول محمد لفظ لکھنا یعنی محمد سلیمان یا اور کوئی نام کا اول لفظ محمد لکھنا درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو کیا دلیل ہے۔

س نمبر ۳۶۷ - قادر حسین نام رکھنا بہتر ہے یا عبدالقادر۔ اگر قادر رکھا جاوے تو کیا خرابی ہے کیونکہ قادر اس کو پسند ہے عبدالقادر رکھنے میں شرم معلوم ہوتا [illegible]

ج نمبر ۳۶۳ - حدیث میں یہ نہیں آیا کہ نماز جنازہ کی تین صف ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ آیا ہے کہ جس میت پر تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کی بخشش ہوگی مطلب اس کا یہ ہے کہ تین صف جتنے آدمی جنازہ پڑھیں جن کی تعداد ایک دوسری حدیث میں چالیس تک آئی ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اتنی کثیر جماعت مسلمانوں کی خواہ حسب مقام ان کی ایک ہی صف ہو یا کتنی ایک ہوں۔ البتہ بعض راوی حدیث کے ایسا کرتے تھے کہ آدمی کم ہوتے تو تین صفیں کر لیتے۔ غرض تینوں صفوں کے بیان سے کثرت مراد ہے پس اگر تین سے زیادہ ہوں تو بطریق اولیٰ بہت بہتر ہے۔

ج نمبر ۳۶۴ - یہ صورت جائز نہیں۔ حدیثوں میں منع آیا ہے۔ اس میں کسی ایک جانب کا نقصان یقینی ہے۔ اگر زیادہ ہوا تو مالک کا اگر کم ہوا تو مزارع کا اس لئے ایسا کرنے سے منع ہے لیکن بٹائی کرنے کی اجازت ہے یعنی یہ کہے کہ پیداوار میں سے نصف ربع یا ثلث جو کچھ ہو لونگا تو یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۵ - صورت مرقومہ جائز ہے۔ مخالفت کی کوئی دلیل معلوم نہیں نہ اس میں کوئی فریب ہے نہ آئندہ کو نزاع کا خطرہ۔

ج نمبر ۳۶۶ - محمد کا لفظ بڑھانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بعض بچوں کا نام محمد۔ احمد۔ رکھا تھا۔ پس اگر کسی کے والدین یہ نام نہ رکھیں تو بنیت محبت وہ خود بڑھالے تو جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۷ - قادر حسین ایک مہمل اور غلط نام ہے اگر اضافت مراد ہو یعنی حسین کا قادر تو بھی غلط ہے اور اگر صفت موصوف ہو تو بھی غلط کیونکہ معنی یہ ہونگے کہ یہ شخص حسین قدرت والا ہے بہرحال ایک فضول اور مہمل نام ہے۔ عبدالقادر نہایت موزون ہے۔ کیا قادر کا بندہ کہلانے سے بھی شرم ہے! خدا فرماتا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للّٰہ۔ یعنی حضرت مسیح اور بڑے مقرب فرشتوں کو بھی خدا کا بندہ کہلانے سے عار نہیں

س نمبر ۳۶۸ - عورت کے لئے حالت سفر اور قیام فی السفر دونوں میں محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے یا اول میں اور ثانی میں نہیں۔ مثلاً ہندہ اپنے زوج زید کے ساتھ مکہ معظمہ گئی۔ زید نے ہندہ کو غیر محرم ملازم کی زیر نگرانی رکھ کر خود زید مدینہ طیبہ چلا گیا تو اس طرح زید کا ہندہ کو بلا محرم کے چھوڑ جانا اور ہندہ کا بلا محرم رہنا جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۳۶۹ - آپ اہلحدیث میں کوئی ایسا واقعہ آپ پیش کر سکتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ ازواج مطہرات میں سے کوئی زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی کسی سفر میں ہمراہ تھیں۔ ان کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سفر کے کسی مقام پر چھوڑ کر کسی طرف آپ سنزل سفر میں تشریف لے گئے تھے۔

س نمبر ۳۶۴۔ صلاہ جلد ۳ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ فائتقلت

روی عن عائشۃ انہا کانت لا تسافر الا بمحرم زانہ۔ قلت کان الناس لعائشۃ محرم لانہا ام المومنین فمع ایہم سافرت فقد سافرت بمحرم الخ۔ عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا سے آپ نے پردہ ہونے کو اپنے ازواج کو کیوں فرمایا۔ بینوا توجروا

س نمبر ۳۶۵۔ اعلام الموقعین صد۴۲۳ جلد ا میں ہے ثم قال لابی حنیفۃ رحمہ اللہ عن کلمۃ اولہا شرک واخرہا ایمان فقال لا ادری قال جعفر ہی لا الہ الا اللہ فلو قال لا الہ ثم امسک کان شرکا فہذہ کلمۃ اولہا شرک واخرہا ایمان۔ صرف لا الہ کفر ہے نہ شرک۔ امام جعفر نے شرک کس اعتبار سے کہا۔ (ایک مخبر یوارہ مونگھ)

ج نمبر ۳۶۸۔ عورت کے ہر سفر میں خاوند یا محرم کا ہونا ضروری ہے۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔ ملازم غیر محرم کے ساتھ بھیجنا جائز نہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ جہاں غیر محرم مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا ہو تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۹۔ ایام حج میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے منا سے مکہ کی طرف بھیجدیا تھا۔

ج نمبر ۳۷۰۔ عینی کی عبارت مذکورہ مصنف کی اپنی دانش ہے ورنہ ام المومنین عائشہ صدیقہ کے لئے باقی امت کے افراد محرم کا حکم نہ رکھتے تھے قرآن مجید میں جو ازواج مطہرات کو امہات المومنین کہا گیا ہے وہ تعظیم وتکریم اور حرمت نکاح کے لحاظ سے ہے نہ کہ عدم پردہ کی وجہ سے۔ حدیث میں آیا ہے عائشہ صدیقہ کا رضاعی چچا عائشہ کو ملنے آیا۔ حضرت عائشہ نے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں اندر نہ آنے دونگی۔ جب آنحضرت سے پوچھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تب اجازت دی۔ اگر امت کے افراد ازواج مطہرات کے محرم ہوتے تو عائشہ صدیقہ اس قدر اپنے رضاعی چچا سے بھی تنگی کیوں کرتیں۔ پس عبد اللہ ابن ام مکتوب سے پردہ کرنے کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۳۷۱۔ کبھی کبھی مجاز کے طور پر کفر کی جگہ شرک اور شرک کی جگہ کفر کا لفظ اطلاق ہوجایا کرتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں ایک وصف عام مشترک ہے یعنی عدم نجات۔ چنانچہ قرآن مجید میں یکفرون بالرحمن وغیرہ آیا ہے

حالانکہ وہ کفر بالرحمن نہ کرتے تھے بلکہ شرک بالرحمن کے مرتکب تھے۔ پس حضرت جعفر صادق نے جو کلمہ طیبہ کے اول کو شرک کہا وہ مجازاً کہا۔

س نمبر ۳۷۲۔ ایک عورت کا جوان لڑکا فوت ہوگیا ہے اور وہ گاہے گاہے قبرستان میں جاتی ہے آیا جائز ہے۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی کوئی مخالفت نہیں۔ جواب قرآن وحدیث سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۷۳۔ آج کل گرمی کی شدت سے ہمارے گاؤں کے لوگ جمعہ نماز مسجد سے باہر جاکر پڑھتے ہیں درختوں کے نیچے۔ جناب مولوی محی الدین صاحب صوفی لکھوی مرحوم بھی جب گرمی کے دنوں میں تشریف لاتے تھے تو نماز جمعہ درختوں کے سایہ میں پڑھتے تھے۔ اب ایک حافظ منع کرتا ہے جواب عنایت ہو (راقم حکیم علی محمد خاں موضع جھگیاں غلام ڈاکخانہ اٹاری)

ج نمبر ۳۷۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ اپنے بھائی کی قبر پر گئی تھیں اور یہ عذر کیا تھا کہ اگر میں مرنے کے وقت حاضر ہوتی تو یہاں نہ آتی۔ اس روایت کے اعتبار سے بعض علماء صحابیہ عورت کو اپنے قریبیوں کی قبروں پر جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن جمہور علماء منع کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے لعن اللہ زوارات القبور (خدا قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کرے)

ج نمبر ۳۷۳۔ گرمی کی وجہ سے مسجد کو چھوڑ کر درختوں کے سایہ میں نماز پڑھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں بلکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یشکنا۔ یعنی ہم نے حضور نبوی میں گرمی کی شکایت کی تو حضور نے اس شکایت کا ازالہ نہ فرمایا یعنی اسی جگہ نماز پڑھتے رہے۔ مسجد ہی میں پنکھوں وغیرہ کا انتظام ہوجائے تو بہتر ہے۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت عمہ۔

تفسیر ثنائی ہر چہار جلد۔ یہ تفسیر اپنے طرز میں بے نظیر ہے۔ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول اور دنداں شکن جواب دئے گئے ہیں۔ غرض کہ قابل دید تفسیر ہے قیمت معہ محصولڈاک سے

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد۔ دہرمپال آریہ کے تہذیب الاسلام کا دنداں شکن جواب ہے۔ قیمت عمہ

ترجمہ قرآن اردو ... حمائل شریف ... مترجم ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ١١۔ اکتوبر کو بغرض شرکت جلسہ ہردوئی و بدایوں وغیرہ تشریف لے گئے ہیں جہاں سے ٢٠۔ اکتوبر تک واپس آئیں گے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک لڑکا عبدالشکور بالزام خودکشی گرفتار ہو کر ٢٨۔ اکتوبر کو پیشی ہے۔ اس لڑکے کی آوارگی سے مولوی صاحب ممدوح کو بہت تکلیف پہونچی ہے۔ ناظرین انکی اصلاح کے لئے دعا کریں قادیانی قبیلے سے اگر کوئی الہام نکلے تو وہ ذرہ اپنے لڑکوں کی کیفیت دیکھیں۔ کیونکہ سرغنہ چھپانے انکو اپنی اولاد کی فہرست ہی سے نکال رکھا ہے سچ ہے

پسر نوح بابداں بنشست　＊　خاندان نبوتش گم شد

امرتسر کی اسلامیہ ڈبیٹنگ کلب کا سالانہ جلسہ ٦۔ ٧۔ اکتوبر کو بخیر وخوبی ہوا۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی تقریر متعلق توحید نہایت دلخوش کن تھی۔ ہر دو شعرے پر آیات قرآنی کا دریا امڈا چلا آتا تھا۔ آریوں سے مباحثہ بھی تھا۔ بابو عبدالعزیز صاحب (جگدیش پرشاد) بھی شریک جلسہ تھے۔ آپ کی تقریرات بھی بڑی مؤثر تھیں۔ اور علماء شہر بھی شریک جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں عجیب اخوت اسلامی کا ثبوت ملتا تھا۔ کہ دونوں گروہ (اہلحدیث اور حنفی) جو اس سے پہلے چند روز بر سر پیکار رہے اس جلسہ میں شیر و شکر معلوم ہوتے تھے۔

بابو عظمت علی صاحب لودھانوی ہیڈ کلرک دفتر نہر امرتسر نہایت ہی متواضع متورع اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ اس ہفتہ ناگہان فوت ہوگئے آپ کے بھائی بابو برکت علی صاحب پنشنر ناظرین سے دعا خیر اور جنازہ غائب کی بھی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

امرتسر میں بھی شہر اور اضلاع کے بخار کی کثرت ہے مگر نمبر وفات ترقی پر نہیں۔

شحنہ ہند میرٹھ کے قابل اڈیٹر مولوی احمد حسن صاحب شوکت نے انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ پر تقلید شخصی کا خوب ثبوت دیا اور آمین بالجہر کو بڑا بلانا بتایا (اس انقلاب کی بھی کوئی وجہ ہوگی مناسب ہے کہ وہ خود ہی بتلا دیں)

مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب حضور وائسرائے نے تسلی بخش دیا۔ اب عمل کا انتظار ہے۔

برما میں بھی پنجاب کی طرح انتقال اراضی کا عنقریب ایک قانون جاری کر دیا جائیگا اس قانون کے مسودہ پر گورنمنٹ آف انڈیا آجکل غور کر رہی ہے تھالات زمین اس کثرت سے برما میں ہو رہے ہیں کہ ایسے قانون کے وہاں جاری کرنے کی نہایت سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

دہلی کے سٹیشن میں ٢٧ ہزار روپے کے خرچ سے ایسا برقی آلہ لگایا جائیگا۔ کہ جب اس میں پارسلیں اور اسباب رکھ دیا تو پھر پارسل کے دفتر سے جب پلیٹ فارم پر چاہا اسی برقی چرخی کے ذریعہ سے وہ سب اسباب وغیرہ اوپر اٹھکر پہونچ جایا کریگا۔

قاہرہ سے تار آیا ہے کہ ترکی اور مصری کمشنروں نے سرحدی معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔

اس عہدنامہ کی رو سے سرحدی لائن رافع سے سیدھی ایک مقام تک جاتی ہے جو مقام عقبہ سے تین میل جانب مغرب واقع ہے۔ اس حدبندی کے مطابق ترکی گورنمنٹ کو عقبہ کے نزدیک تھوڑا سا مصری علاقہ دیدیا گیا۔ (چلو فیصلہ ہوا سلطان کا حلم بھی عجیب کارگر ہے)

عشق آباد میں روسی انقلاب پسندوں نے کورٹ مارشل کے پریزیڈنٹ اور ایک جنرل اور ایک افسر فوج کو قتل کر ڈالا۔

امیر صاحب کابل کا ارادہ ہندوستان کی سیر و سیاحت پوری طور سے کرنیکا معلوم ہوتا ہے وہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیں گے اور وسیع پیمانہ پر ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

امیر صاحب اغلباً دہلی میں چھ روز ٹھہریں گے اور شاید دہلی ہی میں عید الضحیٰ کا دوگانہ نماز ادا کریں۔

امیر صاحب کابل کی سیاحت آگرہ جب دورہ میں لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند مع آرمی اسٹاف کے آگرہ میں کیمپ میں مقیم رہیں گے۔

ایڈیٹر کے دفتر نقل نویسی کا منصرم خیانت مجرمانہ کے جرم میں ماخوذ ہو۔ ملزم عدالتی مثلوں کے مصدقہ نقلوں پر لگانے کی ٹکٹوں کے دام بچا لیا کرتا تھا اور یہ کاروائی برسوں تک جاری رہی۔

لاہور کے اسلامیہ کالج کے طلبا نے اپنی تعطیلات گرما کے درمیان ... اسلامیہ کالج کی امداد کے مختلف مقامات سے جمع کر لیا ہے۔ (شاباش)

پنجاب کا ایکٹ انتقال اراضی اب زیر ترمیم ہے۔

ـــہ بیمار ہوجانے کی باعث رک گئے

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی مست

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کا استعمال کیا صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلائی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر رگوں کا ڈھیلا پن قطع و قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible] محصولڈاک

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسہل ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ بیش قیمت مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان یا کثرت مباشرت میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کم دماغ کی شکایت ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible] محصولڈاک

سوسیائی

ابتدائی سل - دق - دمہ - ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری - درد کمر وغیرہ کے مریضوں کو اکسیر ہے ان گولیوں کو چار روز کھا لینے سے درد رفع ہوجاتا ہے - بعد ازاں علاج جاری رکھا جاوے تو پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اور نئی رونق بھی مسوادر خون بھی - بڈھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible] محصول

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہو - نزلہ گرتا ہو - بہرے اور تنگ ہو گئے ہوں اور ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس کا استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی - قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصولڈاک - (اکسیری گولیاں [illegible] فی شیشی)

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان بالکل ہی دور ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] محصولڈاک (پوسیپر کی گولیاں [illegible] فی شیشی [illegible] محصولڈاک)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال لکھ کر منگوا سکتے ہیں -

کشتہ چاندی [illegible] فی تولہ - کشتہ سونا [illegible] روپیہ فی تولہ کشتہ فولاد [illegible] فی تولہ - کشتہ قلعی [illegible] فی تولہ - وغیرہ وغیرہ

خداوند کی ماں

امہات المومنین الثانی کا جواب - ایک نیا ناول چھپا ہے نہایت تحقیق سے لکھا گیا ہے قابل دید قیمت [illegible] محصول

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے -

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ [illegible] تک فی عدد
زری [illegible]
اوڑھنی کی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible]
ریشمی [illegible]
تہمان گبرون بابیک [illegible]
جوتا ساخت لودہانہ [illegible]
زریں ہوشیارپوری [illegible]
جراب دوستانہ اونی [illegible]
سوتی [illegible] فیتہ جن
فوجی زین خاکی رنگ پختہ [illegible] گز [illegible]
صافہ لشری اور [illegible]
خاکی [illegible]
کھیس لونگی [illegible] گز عرض [illegible]
مسہری [illegible] پلنگ [illegible] تک

کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد
زریں [illegible]
رومال ریشمی [illegible]
کمبل دیسی [illegible]
فوجی [illegible]
لوئی سفید [illegible]
لوئی رنگین کمال [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible]
پٹی دیسی اونی [illegible] فی جوڑہ
پشمینہ [illegible] گز [illegible] گز تک
[illegible]
چادر پشمینہ [illegible] تک
بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
سوتی [illegible]
چوتہی دوتہی [illegible]
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب - لنگیاں - کمربند - میڈل زین - بٹن - بجار سوتی و زریں - اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی -

نوٹ :- سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپے نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا -

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی جنرل و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ